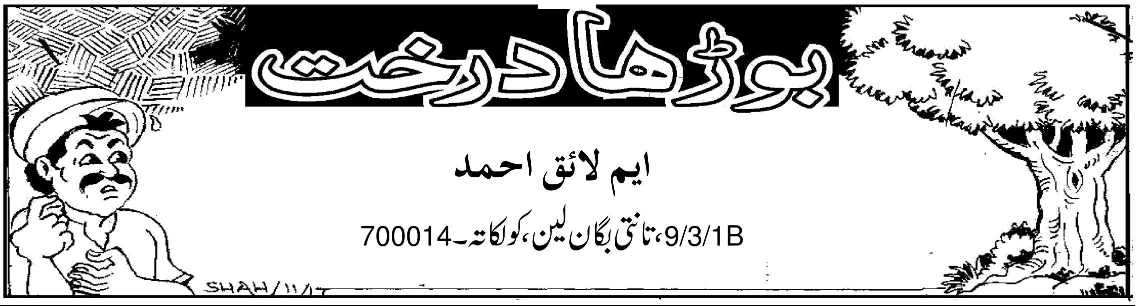

بوڑھا درخت

ایم لائق احمد

9/3/1B، تانتی بگان لین، کولکاتہ۔700014

ایک کسان کے باغ میں آم کا ایک بوڑھا درخت تھا جو بہت ہی عمر دراز تھا۔ بڑھاپے کی وجہ سے اس درخت میں پھل نہیں آتے تھے۔ وہ صرف سایہ دیتا تھا۔ اس کے سائے میں کئی قسم کے پرندے اور جانور رہتے تھے۔ گلہری، گوریا، مینا، طوطا اور تتلیاں وغیرہ۔ پرندوں نے اس درخت میں اپنے گھونسلے بنا لیے تھے اور اس میں خوشی خوشی رہتے تھے۔

کسان کے لیے یہ درخت تو کسی طرح کارآمد نہیں تھا۔ اس لیے کسان نے ایک دن فیصلہ کیا کہ وہ اس درخت کو کاٹ ڈالے گا۔ کسان نے اپنے اسی ارادے کے تحت ایک تیز کلہاڑی سے اس بے جان درخت کو کاٹنا شروع کیا۔

درخت پر رہنے والی تمام مخلوقات نے کسان سے بڑی منت سماجت کی کہ وہ اس درخت کو نہ کاٹے، نہیں تو وہ لوگ بے گھر ہو جائیں گے۔ ان کے رہنے سہنے کا ٹھکانا اجڑ جائے گا، لیکن کسان نے کسی کی ایک نہ سنی اور اپنی دُھن میں درخت کو کاٹنے لگا۔ نتیجتاً تمام بود وباش اختیار کرنے والے پرندے اور جانور جیسے گلہری، گوریا، طوطا، مینا اور تتلیاں وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئیں۔

کسان جلد از جلد اس درخت کو کاٹ ڈالنا چاہتا تھا۔ کسان کا مقصد تھا کہ وہ جلد اس کام کو ختم کرے اور اس جگہ کو دوسرے مصرف میں لے آئے— درخت کاٹنے کے دوران اچانک کسان کی نظر درخت کے ایک بڑے سوراخ پر پڑی جہاں شہد کی مکھیوں نے اپنا چھتّہ بنا لیا تھا جس میں شہد بھرا ہوا تھا۔ شہد دیکھ کر بے اختیار اس کے منھ سے تعریفی کلمات نکلے۔ ''واہ! کیا خوب ہے شہد کا چھتّہ۔ اس نے ذرا سا شہد کو چکھا اسے بڑا مزیدار لگا۔ ''واہ کتنا میٹھا ہے'' اس نے سوچا۔ اب اس کے دل و دماغ میں ایک خوش آئند بات بیٹھ گئی کہ ''یہ درخت بیکار نہیں ہے۔'' اس کے دل نے کہا کہ یہ کارآمد ہے۔ اس نے خود سے کہا کہ ''وہ کتنا بیوقوف ہے! کوئی بھی شجر بیکار نہیں ہو سکتا۔'' وہ سوچ و فکر میں پڑ گیا۔

اب اُس نے مصمم ارادہ کیا کہ وہ اس درخت کو ہرگز نہیں کاٹے گا۔ کبھی نہیں کاٹے گا۔ اسی خیال کے تحت اس نے درخت کو چھوڑ دیا— دوبارہ گوریا، تتلیاں، گلہری اور باقی پرندے اس درخت پر آموجود ہوئے۔ وہ سب اب بہت خوش و شادماں تھے اس لیے کہ انھیں دوبارہ اپنا بسیرا واپس مل چکا تھا۔

بچو! اس کہانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں اپنے بوڑھے ماں باپ اور بزرگوں کی بھی قدر کرنی چاہیے کیونکہ وہ بھی ہماری لیے شجر سایہ دار کی اہمیت رکھتے ہیں۔ ہمیں انھیں کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

OO